نقد و نظر

مجلّہ علم و آگہی (خصوصی شمارہ) مرتبین: ابوسلمان شاہجہان پوری و امیر الاسلام
صفحات: ۳۶۲ قیمت درج نہیں۔ ملنے کا پتہ: دفتر مجلّہ علم و آگہی۔ گورنمنٹ نیشنل کالج شہیدات روڈ کراچی ۵

اس سال کی ایک نہایت معلوماتی اور تاریخی پیش کش مجلّہ علم و آگہی کا خصوصی شمارہ ہے جو حال ہی میں شائع ہوا ہے۔ اس شمارے میں برصغیر پاک و ہند کے علمی و ادبی اور تعلیمی و تصنیفی اداروں کے بارے میں معلومات مہیا کیے گئے ہیں اور ان کے تعارف کے لیے ایسے قیمتی مضامین شائع کیے گئے ہیں جو اس سے پہلے ایک ہی جگہ پر، اس ہنج و اسلوب اور ترتیب کے ساتھ کبھی اشاعت پذیر نہیں ہوئے۔ یہ کل پینتیس ادارے ہیں، جن میں گیارہ خالص تعلیمی، چار علمی و تعلیمی، سات علمی و تحقیقی اور تصنیفی، چھ اردو سے متعلق، چار ادبی اور تین تاریخی و قومی ادارے ہیں (ان اداروں کے نام "علمی رسائل کے مضامین" میں دیے جا رہے ہیں) ان میں زیادہ تر وہ ادارے ہیں جن کا تعلق صرف مسلمانوں سے ہے اور بعض ایسے بھی ہیں جن کے قیام میں مسلم اور غیر مسلم دونوں کا حصہ ہے۔ ان پینتیس اداروں میں وہ ادارے بھی شامل ہیں جو قیام پاکستان کے بعد قائم کیے گئے۔

مجلّہ علم و آگہی کے ان مضامین کے مطالعہ سے برصغیر پاک و ہند کی گزشتہ ڈیڑھ دو سو برس کی پوری علمی، تہذیبی، ثقافتی اور تصنیفی و تعلیمی تاریخ سامنے آجاتی ہے اور قاری یہ محسوس کرتا ہے کہ وہ ایک اونچے اور عمدہ ماحول میں بیٹھا ہے اور اپنی ذہنی و علمی تسکین کا سامان فراہم کر رہا ہے۔

یہ ادارے کن حالات میں معرضِ وجود میں آئے، کن عوامل نے ان کو جنم دیا، ان کے قیام کے کیا محرکات تھے، کن کن اصحابِ علم اور اربابِ خلوص نے کن واقعات سے متاثر ہو کر ان کی بنیاد رکھی، پھر ان کی تعمیر و ترقی میں انھوں نے کیا کوششیں کیں، ان اداروں سے کون کون معروف اور اونچی شخصیتیں پیدا ہوئیں اور آگے چل کر انھوں نے علمی و تحقیقی اور تدریسی و تصنیفی میدان میں کیا کارہائے نمایاں انجام دیے اور ان کی خدمات نے ملک و ملّت پر کیا اثرات چھوڑے، یہ

تمام چیزیں تاریخ وسنین کی قید کے ساتھ بہترین طریق سے مجلہ علم و آگہی کے اس خصوصی شمارے کی زینت ہیں۔

اس خصوصی نمبر کے مطالعہ سے یہ احساس تیزی کے ساتھ قلب و ذہن پہ ابھرتا ہے کہ برصغیر پاک و ہند کی غلامی ایک بہت بڑا شر تھا، مگر اس شر میں خیر کا یہ پہلو پنہاں تھا کہ اس دور نے ان بلند پایہ شخصیتوں کو پیدا کیا، جنھوں نے خود اپنے زمانے کو بھی اپنی خدمات گوناگوں سے نوازا اور بعد میں آنے والوں کے لیے بھی بہترین نقوش چھوڑ گئے۔ اب اس کینڈے کے لوگ کہاں پیدا ہوں گے۔

بہرحال علم و آگہی کا زیرِ تبصرہ نمبر ہر اعتبار سے قابلِ مطالعہ ہے اور یہ ایک تاریخی دستاویز ہے، جس سے ہر پڑھے لکھے شخص کو استفادہ کرنا چاہیے اور اس خطۂ ارضی کی علمی تحریکات سے واقفیت بہم پہنچانا چاہیے۔

اس کا مقدمہ جو "برصغیر کے علمی، ادبی اور تعلیمی ادارے" کے عنوان سے جناب ابو سلمان شاہجہان پوری کا لکھا ہوا ہے، بہت ہی معلوماتی ہے۔ ہم اس خصوصی اشاعت پر مجلہ علم و آگہی کے سرپرست، مجلس مشاورت مجلس ادارت اور مرتبین کو ہدیہ تبریک پیش کرتے ہیں اور اپنے قارئین سے یہ درخواست کرتے ہیں کہ وہ اس کو خریدیں اور اس کے مندرجات و مشمولات کو اپنے مطالعہ میں لائیں۔ یہ ایک کتابِ حوالہ ہے جو ہمارے ماضی کے نقوش کو اجاگر کرتی، دورِ گزشتہ کے ڈانڈوں کو حال سے ملاتی اور مستقبل کو تابناک بنانے کی دعوت دیتی ہے۔ اس کو اپنی لائبریریوں میں رکھنا چاہیے۔

آخر میں ہم مجلہ علم و آگہی کے معزز ارکان ادارہ سے یہ عرض کریں گے کہ اس کے مضامین کی دلکشی اور تنوع سے اندازہ ہوتا ہے کہ یہ اشاعت بہت جلد ختم ہو جائے گی اور دوبارہ اشاعت کی ضرورت پڑے گی۔ اگر ایسا ہو تو آئندہ اشاعت میں کتابت وغیرہ کی ان غلطیوں کی احتیاط سے تصحیح کرنے کی کوشش کی جائے جو موجودہ اشاعت میں نظر آ رہی ہیں۔

(م - ا - ب)